اصول و مناہج تحقیق

ڈاکٹر محمد فیروز الدین شاہ

صدر شعبہ اسلامی و عربی علوم، جامعہ سرگودھا۔

محاضرہ اول (Lecture 1)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی علوم میں بحث و تحقیق۔۔ توضیحی مطالعہ

قدرت نے حضرت انسان کو حالات وواقعات کی بحث و تحقیق اور تفتیش کرنے کی خصوصی صلاحیتیں ودیعت کی ہیں، حیات انسانی کے ارتقاء کے ساتھ ہی انسان نے اپنے گردوپیش سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی اور جیسے جیسے اس نے اپنے تحقیقی عمل کو تیز کیا، اس کی معلومات میں اضافہ ہوتا چلا گیا، انسان کامیابیوں سے ہمکنار ہو کر ترقی کے زینے چڑھتا چلا گیا، بحث و تحقیق کی بنیاد پر سائنس میں اتنی ترقی ہوئی کہ کرہ ارض پر انقلاب بپا ہو گیا۔ علم و فن کے میدانوں میں اتنی ترقی ہوئی کہ گویا انسان کے خوابوں کو تعبیریں مل گئیں اور ایجادات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا، جس نے انسانی زندگی کو آسانیاں بخشیں، انسان نے تحقیق کی ہی بنیاد پر ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ اور فرمان خداوندی " أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ "[1] کا مفہوم مبرہن ہو کر سامنے آگیا۔

بحث اور تحقیق کیا شے ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ صرف اعداد و شمار اور واقعات و معلومات کا انبار ہے یا ان کے پیچھے چھپی معرفت اور دانش وری ہے؟ اس دانش اور معرفت کا کھوج کیسے لگایا جا سکتا ہے؟ کن طریقوں سے یہ عمل ممکن ہے اور اس کے حدود و آداب اور اخلاقیات کیا ہیں؟ اسلامی علوم میں تحقیق کے کیا مناہج اور طریقہ ہائے کار ہیں؟ اس حوالہ سے آمدہ سطور میں اہم معروضات پیش خدمت ہیں:

---

[1] سورة لقمان 31:20

بحث کا مفہوم:

بحث عربی زبان کا لفظ ہے۔اس کا مادہ ب ،ح ،ث ہے۔لغت میں اس کا معنی الحفر والتنقیب یعنی کھودنا، نقب لگانا ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ سبحانہ وتعالی نے ارشاد فرمایا:

﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يبحثُ فِى الْاَرْضِ﴾ [2]

"پھر اللہ تعالی نے کوا بھیجا جو زمین کھودنے لگا۔"

اسی ضمن میں امام راغب اصفہانی(م502ھ)نے"المفردات "میں لکھا ہے:

> البحث الكشف والطلب،يقال بحثت عن الامروبحثت كذا،قال الله تعالى: ﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يبحثُ فِى الْاَرْضِ﴾ ،وقيل: بحثت الناقة الارض برجلها فى السيراذا شددت الوطاء تشبيها بذلک۔[3]

یہ لفظ کسی موضوع میں کوشش کرنے یعنی اجتہاد اور بذل الجَہد کے مفہوم میں نیز موضوع سے متعلقہ مسائل کو جمع کرنا وغیرہ کے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ بعض ماہرین علوم قرآنیہ نے مستدرک حاکم کی ایک روایت کے حوالہ سے سورة (براءة) کو سورة البحوث کہا ہے؛ کیونکہ یہ سورة منافقین اور جو کچھ ان کے دلوں میں تھا ان کو کھولتی اور منکشف کرتی ہے۔[4]

اولین ماہر لغت خلیل بن احمد النحوی الفراہیدی(م175ھ)نے بحث کا معنی بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ بیان کئے ہیں:

> البحث طلبک شيئا فى التراب وسؤالک مستخبرا، يقول:استبحث عنه وابحث، وهو يبحث بحثا۔[5]

یعنی مٹی میں کسی چیز کے حصول اور طلب کے لئے کھود کرید کرنا اور خبر لینے کے لئے سوال کرنا۔۔۔یہی معنی قریب قریب پیرائے میں ماہرین لغت نے بھی بیان کئے ہیں، صاحب لسان العرب ابن منظور الافریقی (م711ھ)نے لکھا ہے:

"البَحْثُ: طَلَبُكَ الشيءَ فِي التُّراب" [6]

"بحث کا مطلب کسی چیز کو مٹی میں سے تلاش کرنا ہے۔"

صاحب تاج العروس سید مرتضی الزبیدی(م1205ھ) نے لکھا ہے:

---

[2]المائدة131:5

[3]راغب الاصفهانى، المفردات فى غريب القرآن (كراچى: قديمى كتب خانه، س ن)، ص47-48۔

[4]بعض ماہرین علوم قرآنیہ نے مستدرک حاکم کی ایک روایت کے حوالہ سے سورة البراءة کو سورة البحوث کہا ہے، ان میں ابن عطیہ اندلسی(م546ھ) ،علامہ سیوطی(م911ھ) اور دیگر شامل ہیں، ملاحظہ ہو: ابن عطية، أبو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطية الأندلسي المحاربي ، المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز (بيروت:دارالكتب العلمية، 2001ء) ج 3 ص 3۔

[5]خليل بن احمد النحوى الفراهيدى، كتاب العين (بيروت: دارالكتب العلمية،س ن) ج1،ص115۔

[6]ابن منظور الأفريقي، أبو الفضل، لسان العرب(بيروت:دارصادر، 1414ھ) 2، 114۔

"البحث ان يسال عن شيئ ويستخبر"[7]

بحث سے مراد کسی چیز سے متعلق پوچھ گچھ اور خبر لینا ہے۔

اس لحاظ سے بحث کے معنی "طلب الشيئ واثارته وفحصه"[8] یعنی طلب، تفتیش، کھود کرید کرنا، تلاش کرنا، گہرائی میں جانا ، جستجو کرنا، ڈھونڈنا، تحقیق، ریسرچ، غور وخوض، گفتگو وغیرہ بیان کئے جاتے ہیں۔[9]

یہ ایک حقیقت واقعہ ہے کہ بحث و مطالعہ کے ذریعے خزانے ملتے ہیں۔انہی معانی کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر علی جواد الظاہر نے بحث کا معنی اس طرح بیان کیا ہے کہ:

البحثطلب الحقيقة وتقصيها واذاعتها فى الناس۔[10]

یعنی بحث سے مراد حقیقت کی تلاش وجستجو اور لوگوں میں اس کی اشاعت کا نام ہے۔ایک معاصر عرب محقق نے بحث کی تعریف حسب ذیل الفاظ میں پیش کی ہے:

> الوقوف على مفهومه، والتعرُّف على جوانبه المختلفة إذا نقب فيه، وفحصتْ أجزاؤه ينتهي فيه الباحثُ إلى حقيقة، ويوضح جوهره۔[11]
>
> کسی موضوع کے مفہوم سے واقف ہونا اور اس کے مختلف پہلوؤں سے متعلق آگہی حاصل کرنا جب اس میں گہرا غور وخوض کیا جائے، اس کے اجزاء کو اس حیثیت سے تلاش کرنا کہ محقق اس کی اصل حقیقت تک پہنچ جائے اور اس کا اصلی جوہر واضح ہو جائے۔

ڈاکٹر احمد بدر "بحث" کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> وسيلةٌ للدِّراسة يمكن بواسطتها الوصول إلى حلّ لمشكلة محدودة، وذلك عن طريق التقصى الشامل والدقيق لجميع الشواهد والأدلَّة، التى يمكن التحققُ منها، والتى تتصل بهذه المشكلة المحدَّدة۔[12]
>
> مطالعہ کرنے کے ایسے وسیلے کو بحث کہتے ہیں جس کے ذریعہ ایک معین مشکل کے حل کی جانب پہنچا جاتا ہے، یہ مکمل ایک جامع، دقیق، تفتیشی راستے سے متعلقہ شواھد اور دلائل جمع کرکے ممکنہ حقیقت کو پاکر معین الجھن کو حل کرنے پر منتج ہوتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالعزیز شرف اور عبد النعم خفاجی نے معاصر اسلوب واطلاق میں بحث کی زیادہ وضاحت کی ساتھ تعریف پیش کی ہے، ملاحظہ کیجئے:

---

[7] محب الدين ابوالسيدمحمد مرتضى الزبيدى، تاج العروس من جواهرالقاموس (بيروت، لبنان: دارالفكر، 1414ھ/1994ء)ج3، ص168۔

[8] دیکھئے:الدكتور عبدالوهاب ابراهيم ابو سليمان، كتابة البحث العلمى (جدة: دار الشروق، 1987ء) ص 17۔

[9] بطور مثال ملاحظہ کیجئے: مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی،القاموس الوحید(لاہور:ادارہ اسلامیات،2001ء)،ص 149؛مولوی نورالحسن نیر، نوراللغات(لاہور:سنگ میل پبلیکیشن،س ن)،ج1،ص546؛لوئس معلوف،المنجد(لاہور: مکتبہ قدوسیہ،س ن)،54۔

[10] على جواد الطاهر، منهج البحث الادبى (بغداد: مطبعه العانى، 1970ء) ص 21۔

[11] عبدالباسط أحمد حمودة، فن البحث الأدبي، ص 12

[12] أحمدبدر،الدكتور،أصول البحث العلمي ومناهجه(كويت:وكالة المطبوعات،1973ء) ص20۔

"هو ما يشمل كلَّ إنتاج يكتبه الدارس أو الأستاذ في موضوعٍ من موضوعات العِلم أو الأدب، أو فكرة من أفكارهما، أو مشكلة من مشكلاتهما، سواء كان هذا الإنتاج: مقالة مطوَّلة واسعة، نطلق عليها كُتيبًا، كان القدماء يُطلقون عليها اسمَ رسالة أو محاضرة. أو كتابًا مختلف الحَجْم، وغالبًا ما يبدأ الكتاب بصفحات تقارِب المائة، وتزداد صفحاتُه حتى تبلغ المئات، فإن زادتْ زيادةً مسرفة، قسِّم الكتاب أجزاءً، حسب موضوعاته وأبوابه الكبرى.رسالة جامعيَّة يتقدَّم بها الباحث لنيل درجة علمية۔"[13]

یعنی یہ عمل علم اور ادب کے موضوعات میں سے کسی بھی موضوع پر استاذ یا محقق لکھے ہوئے نتائج، فکر یا کسی بھی پیچیدہ مسئلہ کے حل پر مشتمل ہوتی ہے، خواہ یہ نتیجہ:

☆کسی طویل مقالہ پر مشتمل ہو جس کو کتابچہ کہاجاتاہے، قدیم علماء اس کو "رسالة" یا "محاضرة" بھی کہتے تھے۔

☆یا مختلف حجم کی کتاب کی صورت میں ہو، بالعموم اس طرح کی کتابیں سو صفحات سے شروع ہوتی ہیں اور کئی سو تک بھی اس کے صفحات کی تعداد پہنچ سکتی ہے، اگر حجم بہت زیادہ ہو جائے تو اس کو موضوعات کی ترتیب کے مطابق ابواب اور اجزاء یعنی حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

☆یہ بحث کسی جامعہ میں پیش کئے گئے مقالہ (رسالہ) کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے جو کسی اعلی علمی سطح کی ڈگری کے حصول کے لئے تحریر کیجاتی ہے، کچھ علماء اس طرح کی بحث کو رسالہ اور کتاب سے کم حجم پر مقتصر کرتے ہیں۔ گویا ان سب پر بحث کا اطلاق ہوتا ہے۔

[13] د. عبدالعزيز شرف و د. عبدالمنعم خفاجي، كيف تكتب بحثًا جامعيا(القاهرة: مكتبة الانجلوالمصرية، 1979ء) ص9-10